بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اقتباس من وعن نقل کیا گیا ہے، یا مصنّف نے اپنے الفاظ میں اِس کا مفہوم پیش کیا ہے۔ جہاں جہاں حوالہ نقل کیا گیا ہے، بالعموم متن کے اندر ہے۔ اگر کتاب کی آئندہ اشاعت میں حواشی اور حوالے درج کرنے کا کوئی ایک مسلّمہ انداز اپنا لیا جائے تو مفید ہوگا۔ اسی طرح فہرستِ ابواب میں ذیلی عنوانات بھی درج کیے جائیں، تاکہ بیک نظر کتاب کی جامعیت اور گہرائی کا اندازہ ہو جائے۔ مزید برآں کتاب میں "اشاریوں" کا اضافہ کیا جائے جن سے اِس کی افادیت یقیناً دہ چند ہو جائے گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ مصنّف نے پروف خود دیکھے ہیں اور اِس کام میں بڑی محنت اور توّجہ سے کام لیا ہے، اس لیے اغلاط بہت کم ہیں۔

مذکورہ بالافنی کوتاہیوں سے قطع نظر کتاب مسیحیت اور بائبل کے مطالعے میں دلچسپی رکھنے والے اہلِ ذوق کے لیے نہایت مفید ہے اور ایک مختصر لائبریری کی حیثیت رکھتی ہے۔

وحدت کالونی۔ ٹیکسلا　　　　عبدالستار غوری

---

* اٹھارویں صدی کی اُردو مطبوعات (توضیحی فہرست)

انجمن ترقی اُردو نے اپنے قیام کے بعد مولانا شبلی نعمانی کے زیرِ اثر جن اہم علمی و ادبی منصوبوں پر کام کا آغاز کیا تھا، ان میں سے ایک اردو مطبوعات کی جامع فہرست کی تیاری تھی۔ انجمن کے زیرِ اثر سجاد مرزا بیگ دہلوی کی مرتبہ "الفہرست" [حیدر آباد دکن: نظام پریس (۱۹۲۳ء)] اِس سلسلے کی پہلی کڑی تھی۔ اِس کے بعد اردو مطبوعات کی فہرست سازی کا سلسلہ جاری رہا جس کی صدائے بازگشت گاہے گاہے سنائی دیتی ہے۔ اِس سلسلے کی ایک اہم [اور شاید اب تک آخری] کڑی جناب سلیم الدین قریشی کی زیرِ نظر فہرست "اٹھارویں صدی کی اردو مطبوعات (توضیحی فہرست)" [اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان (۱۹۹۳ء)، ۹۲ صفحات] ہے۔ جناب قریشی انڈیا آفس لائبریری لندن سے وابستہ ہیں اور ایک عرصے سے اُردو مطبوعات و مخطوطات کی فہرست سازی کا کام کر رہے ہیں۔

"اٹھارویں صدی کی اُردو مطبوعات" ۱۷۲۵ء سے ۱۷۹۹ء تک شائع ہونے والی ۸۶ کتابوں کی توضیحی فہرست ہے۔ ان میں سے زیادہ تر برصغیر سے باہر جرمنی کے شہروں ہالے اور لائپزگ، نیز اٹلی اور برطانیہ کے دارالحکومتوں سے شائع ہوئی ہیں۔ موضوع کے لحاظ سے اِن ۸۶ کتابوں میں زیادہ تنوع نہیں۔ اُردو زبان کے لغت و قواعد اور مسیحی تعلیمات پر مبنی تراجم نمایاں ہیں۔ مسیحی مبشرین نے برصغیر میں اشاعت و ترویج مسیحیت کے لیے مقامی زبانیں سیکھیں، اپنے رفقاء کی رہنمائی کے لیے ان زبانوں

کے قواعد اور لغات مرتب کیے اور مقامی زبانوں میں کتاب مقدس کے تراجم اور مسیحی تعلیمات پر مبنی کتابیں تالیف کیں۔ جنابِ قریشی نے برصغیر میں فن طباعت کے بارے میں لکھتے ہوئے یہ دلچسپ اطلاع دی ہے:

> پُرتگیز پادریوں نے گوا اور ہندوستان کے جنوبی ساحل اور خصوصاً مدراس اور ٹرانکو بار میں [مطابع] قائم کیے اور ان علاقوں کی مقامی زبانوں یعنی تامل، سنہالی اور ملیالم میں تبلیغی کتابیں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ابتداء میں مسلمانوں میں تبلیغ کے لیے اردو اور فارسی کتابیں یورپ سے منگائی جاتی تھیں، لیکن اٹھارویں صدی کے اوائل میں اُنھوں نے ہندوستان میں عربی رسم الخط میں چھپائی کی طرف توجہ دینا شروع کی۔ ہندوستان میں عربی رسم الخط میں چھپائی کا اولین نمونہ اُن کی شائع کی ہوئی ایک تامل کتاب Dialoguesinter Muslimum at Christianum یعنی اسلام اور عیسائیت کے مابین مکالمہ کے سرورق پر دیا گیا تھا۔ یہ کتاب ٹرانکو بار سے دسمبر ۱۷۲۷ء میں شائع ہوئی تھی۔--- (ص ۱۲)

اٹھارہویں صدی میں برصغیر میں جن مشنوں نے اشاعتِ مسیحیت کے لیے کام کیا، ان میں ہالے (جرمنی) کا ڈینش مشن زیادہ نمایاں تھا۔ اس مشن سے وابستہ جرمن مبشر بنجمن شُلز (م ۱۸۶۰ء) نے سب سے پہلے اُردو زبان کے قواعد پر کام کیا اور کتابِ مقدس کے تامل، گجراتی اور اُردو تراجم کیے تھے۔ جناب قریشی نے ان اُردو تراجم کا مناسب تفصیل سے تعارف لکھا ہے۔ جن کتابوں میں اسلام اور مسیحیت کا تقابل کرتے ہوئے مسیحی مبشرین نے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا ہے، یہ تاریخی مطالعہ کے حوالے سے اہم ہیں۔ "اٹھارویں صدی کی اردو مطبوعات (توضیحی فہرست)" سے اُردو زبان و ادب کے محققین ہی استفادہ نہیں کریں گے، بلکہ تبشیری ذہن کی تفہیم اور ترویج مسیحیت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے بھی اِس سے استفادہ کریں گے۔ (ادارہ)

مراسلت

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

(لاہور)

"عالمِ اسلام اور عیسائیت" بابت جنوری ۱۹۹۷ء میں بدرالدین اصلاحی مرحوم کے مضمون میں آیاتِ قرآنی بکثرت نقل ہوئی ہیں۔ دو تین مقامات پر املا صحیح نہیں بن سکا۔ صفحہ ۷، سطر ۵ ایدیهم وویل